REGISTERED NO. A. 785



منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ نمبر و تصدیق ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ منیجر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی عمہ سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) ناظرین باتمکین کو معلوم ہونا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپکے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو تین ماہ کے بعد روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں ورنہ بخیر شما بسلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان علم اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ چھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلاقیمت جاری کرالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف غیرت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں مگر راستہ میں کا ڈکھپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار شکایت نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے واسطے نیاز مند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گمشدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور بدمزگی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانہ سے حاصل کرلی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی سپرٹ کی پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شائع ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ — نمبر ۴۴

مضامین

۱۰ نومبر ۱۹۳۹ء

شاعری و تفریحات پنچ

(کیا وہ دن پھر کبھی نہ آئیں گے)

کیوں مری جان وہ کیا زمانہ تھا (۱) — پھر اسر تیرا آستانہ تھا
ورنہ ملنے کا اک بہانہ تھا — ہر گھڑی عشق کا فسانہ تھا

کیا وہ دن پھر کبھی نہ آئیں گے

تفریح ۔ بے شک شاذ و نادر حالت میں یہ حالت پیدا کی رفعہ موجود ہے۔

جب اندھیرا جہاں پہ چھاتا تھا (۲) — چھپ کے میں تیرے پاس آتا تھا
مجھکو آہستہ سے جگاتا تھا — میرا سب جسم کانپ جاتا تھا

کیا وہ دن پھر کبھی نہ آئیں گے

تفریح ۔ سائنس میں خلل دماغی کی بھی علاج ہے البتہ ... اور یہ ہے مجرمانہ بھی کہ

وہ کیا دن تھے اور کیا راتیں — مجھ سے ہوتی تھیں جب ملاقاتیں
آہ وہ حسن و عشق کی گھاتیں — ہوتی تھیں رات رات بھر باتیں

کیا وہ دن پھر کبھی نہ آئیں گے

تفریح ۔ دن رات دونوں نہ بدلے ہیں نہ بدلیں گے ۔ یہی جسمانی قوت کی سائنس فرمایئے اگر وہ بحال ہے تو دن وہی ہیں جو تھے۔

کیا تری چال دل لبھاتی تھی — کس مزے سے قدم اٹھاتی تھی
اور جب مجھکو دیکھ پاتی تھی — وہ پشیمان کے بیٹھ جاتی تھی

کیا وہ دن پھر کبھی نہ آئیں گے

تفریح ۔ شرم و حیا تو عنقا ہو چکی ہے ۔ لہذا شرم آنے کی نہ وہ دن آئینگے۔

آہ وہ شانہ وہ زلفیں بل کھاتی — وہ جوانی کا حسن وہ رعنائی
ہم وہ صبح و شام کیجائی — اے وہ صحبتیں وہ تنہائی

کیا وہ دن پھر کبھی نہ آئیں گے

تفریح ۔ زلفیں بار بار ہوس میں کنگھی کے نذر ہو گئیں ۔ اب رات کی رسم نہیں رہی۔ وہ بے تکلفی ۔ دن ہی دن ہے۔

کبھی تیوری ترا چڑھا لینا — وہ کلائی کبھی جھٹک لینا
کبھی کچھ ہنس کے منہ چھپا لینا — کبھی شرما کے سر جھکا لینا

کیا وہ دن پھر کبھی نہ آئیں گے

تفریح ۔ آئینہ شاہد بازی کا تاوان ایڈیشن حافظ طلب ہے ۔ جواب اسی سے ملیگا۔

نیند میں وہ خمار کی باتیں — دل کے صبر و قرار کی باتیں
عشق بے اختیار کی باتیں — چپکے چپکے وہ پیار کی باتیں

کیا وہ دن پھر کبھی نہ آئیں گے

تفریح ۔ آئینہ کے دیکھیے اگر مونہہ پر کالا نوری باتوں کی جائیں اعمال کی ... پر شیب کا اثر نہیں تو آئیں گے اور ضرور آئینگے۔

آہ وہ تیرے حسن کے جادو — جس کے جلووں سے دل تھا بیقابو
آہ وہ تیرے کھلے ہوئے گیسو — اے تیری دلائی کی خوشبو

کیا وہ دن پھر کبھی نہ آئیں گے

تفریح ۔ دولائی کا رواج پھر ہو جائے خوشبو کوئی جنگلی شے نہیں۔

کیا ہوئے آہ اب وہ لیل و نہار — کیا ہوئی وہ مرے چمن کی بہار
اب نہ وہ نشہ ہے نہ اب وہ خمار — خشک سالی کی نذر ہے گلزار

کیا وہ دن پھر کبھی نہ آئیں گے

تفریح ۔ کیا چمن موجود ہے؟ اگر ہے تو بہار آتی نہیں وہ چار دن بعد آسکتی ہے۔

مجھ سے کوئی اگر ہوئی ہے خطا — بخش دے اس خطا کو بہر خدا
رحم فرما کہ ہوں غلام ترا — مجھکو نذر دے جواب اسکا

کیا وہ دن پھر کبھی نہ آئیں گے

تفریح ۔ زمانہ حال کی تہذیب میں رحم ایک اخلاقی کمزوری ہے ۔ لہذا جواب نفی ہے۔

کب تلک آخر یہ دل کی پامالی — تونے ملنے کی کیوں قسم کھا لی
ساقیا اب بھی تو آتی ہیں کالی — ہاں اسے میرے گیسوؤں والی

کیا وہ دن پھر کبھی نہ آئیں گے

تفریح ۔ پیانے نقشین کا حوالہ یا کسی کی وفات نسبت دینا گستاخی ہے ۔ مسلسل ایک دفعہ ... تفریحات جیتے۔

خواجہ حسن علی خاں خشاد ملیح آبادی

چودھویں صدی

رشید کا گول کمرہ سعید کا داخل ہونا

سعید ۔ کمرہ میں داخل ہو کر بھائی رشید سلام علیکم۔
رشید ۔ وعلیکم السلام آئیے (سعید کرسی پر بیٹھ گیا اور رشید کچھ سوچنے لگا)
سعید ۔ (تھوڑی دیر چپکا) اچھا بھائی رشید سلام علیکم اب اجازت دیجیے۔
رشید ۔ (ایں کیا آئے کیا چلے؟)
سعید ۔ جی ہاں انشاءاللہ آج سے آپ کے یہاں آنے والے پر تین حرف۔
رشید ۔ آپ بھی الودم خاندانی نکلے ۔ بیٹھے بیٹھے کیا خیال آ گیا سلام وقت یہ کہ آج کسی نے چونک میں مرا کہ اس کے ساتھ اپنے ہوں کی الٹی تصویر کا پیشہ بنا بیٹھا
سعید ۔ خیر مزاج یا اسحاق سلیم ۔ میں آپ کو اپنا دوست سمجھ کر آتا ہوں اور

چمک ۔ چٹکی ۔ کرن ۔ جھالر ۔ بانگڑی ۔ مرمرا ۔ چھپا ۔ بیل ۔ ملنے سے متعلق کی جلد شاہ کارخانہ حافظ سیتا محمد رفیع صحبت باغ لکھنؤ میں بنتی ہیں

آپ میری کوئی عزت نہیں کرتے۔ بیاتیں میں [illegible] سے دیکھ رہا ہوں کل بھی میں آدھ گھنٹہ بیٹھا رہا اور آپ ہاتھ منہ کو گیا سا پچھ [illegible]
رشید۔ یہ اس کی تمیز [illegible] کیا نہیں جانتے کرنا کا [illegible] کہ مجھے [illegible] دو بھائی [illegible] کا [illegible] کر دیا ہے۔ [illegible] زبانی [illegible] سے خفا ہو سکتے ہیں۔ [illegible] نام [illegible] دل میں [illegible]

سعید۔ میں تو کبھی خفا کیا ہوں [illegible] [illegible] آپ کی صحت زیادہ [illegible] آپ صحبت سے [illegible] ہو گئے [illegible] کا آپ کی صحبت میں [illegible] کے [illegible] میں [illegible] [illegible] میں نے آپ کا دل [illegible] کر دیا؟
رشید۔ بھائی سعید [illegible] کر [illegible] بھائی کی [illegible] [illegible]
سعید۔ [illegible] بھی [illegible] مقدمہ کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی پروا نہیں کرتی۔
رشید۔ [illegible] سلامی [illegible] بھی کوئی شے ہے؟
سعید۔ [illegible] گر [illegible] مقدمہ کے [illegible] کیا ہیں؟
رشید۔ [illegible] بہت میں کیا [illegible] بیان کروں [illegible] اس بات پر خفا ہیں کہ بھائی [illegible] کی اور مقدمہ چل گیا۔ مگر مقدمہ بازی [illegible] پڑتی ہے [illegible] زیادہ [illegible] کی زبان [illegible] ہے۔ [illegible]

[illegible] کو اب [illegible] صاحب دیکھ [illegible] میں [illegible] کی [illegible] ایک [illegible] ہے۔ غیرت [illegible] جاتا تو یہاں بھی [illegible] ایک [illegible] ہیں؟
سعید۔ غنیمت ہے [illegible] صاحب کے [illegible] مقدمہ [illegible] آدمی [illegible] کسی کی [illegible] کی پروا نہیں کرتے [illegible]
رشید۔ [illegible] بھائی [illegible] [illegible] کہ ایک شخص [illegible] زیادہ

رائل کمیشن



دچوں بار ہرو بھی [illegible]

اس نے [illegible] جان بچانے کے واسطے دے دیں [illegible] سلام۔ مرحوم [illegible] اور [illegible] وصول [illegible] [illegible] کا [illegible] رشتہ [illegible] [illegible] ایک [illegible] وقت [illegible] [illegible] کر رہا ہے [illegible]
سعید۔ سچ ہے بھائی [illegible] آپ بھی [illegible] کو بھی [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] ہوتا ہے [illegible] کی [illegible] لئے بھی [illegible] ہو۔
رشید۔ [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] بیان کر [illegible] بھائی [illegible] [illegible] کے جانے [illegible] [illegible] کی [illegible] استقلال [illegible] چہرہ پر پریشانی کے [illegible] نہیں تھی۔
سعید۔ وقت قریب آ گیا [illegible] اب کل [illegible] آپ [illegible] [illegible] حاصل کر [illegible] اس مقدمہ [illegible] ہو گئی مگر آپ کی طرح [illegible] منظور نہیں کہ [illegible] کو بھول جائے۔ سلام

(باقی آئندہ)

خواجہ حسن [illegible] آبادی

افسانہ عزیز و عزیزہ

تحریر [illegible] نومبر [illegible]

[illegible]

[illegible] کے بعد [illegible] ایک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] عاشق [illegible] کے [illegible] عاشق [illegible] دونوں کے واسطے یکساں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی غلطیاں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible]

کہ اگر زندہ نہ بچی آنکھیں کھول کے دیکھ لینا کہ جو کچھ سہا وہ ابھی تک باقی ہے۔ اس نے خون نہیں کیا۔ جب میاں عزیز نے اس ملا خواجہ شیطان کی قبر کے سامنے رخصت کے وقت آخری فرض ادا کیا اس نے ان سے پوچھا کہ تم نے اسے کیا سمجھا اور وہ بیان کیا کہ میں تمہاری زبان جانتا ہوں تمہاری کون ہوئی ہے؟ انہوں نے کہا میرے چچا کی لڑکی۔ ملا بولے جنہیں دنیا میں اگر خدا کی طرف سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تیری عاشق تھی۔ بہلے سے نہ کہا جس کا احسان کا بدلہ کرنے والا تھا۔ افسوس تو نے بہت ظلم کیا۔ میاں عزیز نے بیان کیا کہ میں تو تمہارے اشاروں کا مطلب سمجھا تھا۔ ورنہ میں یہ کام کیا جانوں۔ ملا اسعد روئی کہ وہ بچے کا آنچل بھیگ گیا۔ یہ کچھ ایسے ہوئے مگر یہ بچے کا کرم ہوا تھا۔ عشق وعدہ بھی نہ تھا کہ آخری نیاز تھا۔ علاوہ اس کی روح زمانہ خوف میں رہی تھی۔ وہ روز روئے اور غم کھاتے ہی عزیز کی ماں نے ان سے بتائی:-

دنا شہ لی تیرے بچے شعار بیٹھا تجھ سے کیسے کہے عزیزہ کا خون تیری گردن پر ہے خدا معلوم اسکے ساتھ کیا برتاؤ کیا کہ وہ یوں گھٹ گھٹ کے مر گئی۔ دیکھنا قیامت کے دن کیا حال ہوتا ہے۔ تین روز تک سوگ منایا گیا رنگ زرد پڑ گیا تھا جیتے رہے۔ میاں عزیز کے دل پر تھوڑا سا اثر ہوا تھا تین دن میں جاتا رہا۔ جو کچھ وہ شانے دھرے آئینے میں صورت دیکھی تو خوبی پر کر لباس نے قصد کیا کہ روانہ ہوں۔ ماں نے شکر ادا کی لی۔ ادھر آ میری ایک بات سنتا جا۔ تیرا کیسی آخر بیٹا کیا ہے تو دات کہاں بسر کرتا ہے۔ اے کیسی ہنسی کی جان جان سکھ ایک ملا کی جا لیسی۔ بھلے اسے عزیز شنک کے ہر لئے کچھ بھی نہیں۔ ماں نے جھلا کر کہا کچھ بھی نہیں کا حال قصاص کے دن معلوم ہوگا۔ میں عزیزہ کے حال پر چپی رہی مگر اب کچھ نہ بیان کیا۔ اب تجھ سے پوچھتی ہوں تو کچھ تو بھی نہیں کہتا۔ خیر جو ہو اگر وہ مرتے وقت وصیت کر گئی ہے کہ عزیز ملنے کہیں جاتا ہے جب وہ سے گھر جانے کی تو اس کا خیال نہ کیا۔ اس سے کہدینا کہ میں نے اپنا خون تمہیں معاف کیا۔

وہ رات ہوا آخر ایک دن رات غم برے جتنے ہو تم وہ جانتی تھی خبر کیا ملاکر سنگھر مغز نے تمہیں بلا کے پیچھے سے جا کہ دیتی ہوں اس کی رخصت کر دو کہ بعد کر کہ دینا تمہارے کام آئیگی۔ وہ ایک مہر مزید بھی ہے گئی ہے مگر ان تمہیں اس وقت وہ بھی جب تم پہنچ کے پچھتاؤ گے ہم کا عزیز نے تو پہ آنسو بہائے گئے وصیت سن کے میاں عزیز چلنے جب سے

اسیدل چو سرو گلشن وفا

نرود سیخ آہنی در سنگ

ملا نے آہ سے اقبال کیا اور انصاف سے ہے کہ گزری جتنی کہ میاں عزیز نے اپنی تمام کہانی سنائی بھاگی کی وصیت کا حال بیان کیا کہ رخ وقت تمہیں پیام دے گئی ہے الوفاء ملیم والعہد قسیم وہ وفادار ہی اچھی سے اور بےوفائی بڑی ہے کہ اسکے سننے ہی پر ملا نے ایسی ہائے روئی اور دل کہنے لگے یہ کہ وفا کی پتلی تھی جان بے کمیل گئی عشق کا نمونہ مشکل ہوا اسے جو پہلے سے حال معلوم ہوتا تو میں بھی اس احسان کا عوض ادا کرتی اب مجبوری ہے تیری معشوق کی جان بچ جاتے گی اگر یہ بڑا دکھ دریں ہے کسی نہ کسی آفت میں اپنے تئیں پھنسا لیگا یہ کی سزا سے گا۔ خیر تو اسے کی خیرات کے سوا اور کوئی چیز فائدہ نہیں پہنچائی۔ جب تک زندہ ہوں تیری قبر پر آنسو بہاؤں گی تاقیامت روئی گی۔ چلو میاں عزیز کو لیجا کے شکستہ کی قبر دکھادو۔ یہ کہ کے تو قبر پر پھول ڈالے ساتھ گیا۔ اثناء راہ میں عزیزہ کا نام لے کے ہاتھ رکھ تسلیم کر لی بعد ازاں ملانے اس کی قبر پر ہی پٹیا اور یہ اشعار پڑھ کر کہنے لگے

مررت بقبر دارس وسط روضۃ
علیہ من النعمان سبع شقائق
فقلت لمن ذا القبر جاوبنی الثری
تادب فہذا القبر برزخ عاشق
فقلت رعاک اللہ یا میت الہوی
واسکنک الفردوس اعلی الخوالق
مساکین اہل العشق حتی قبورہم
علیہا تراب الذل بین الخلائق

فائدہ سے مقصود بتادینا ہے کہ وصیت

واستینہا من دمی المستہل

وہ حاصل تمہارا ہے جو گل اور ایک پتلی لڑکی تمہارے پہلو میں جس پر سارے پھول والے گنجینے میں لے کے چلا تو کس کی قبر ہے فالک نے جواب دیا جو بیا عاشق تھا ایک عاشق کا مسکن ہے۔ میں بولی کہ اسے کشتہ محبت خدا تیرا نگہبان ہو اور تیرا درجہ بلند کرے اسے بیچارے عاشقوں کی قبر پر بھی بیکسی اور ذلت برستی ہے کہ اس میں ایک باغ لگانے کی فرصت بھی ہو کہ مانا آنسوؤں کی جھڑی سے سینچتی رہتی۔ اس ختم اور اختتام کے بعد ملا خواجہ شیطان کی طرف اپنے میاں عزیز کی جانب متوجہ ہوئی کہ شنو میاں لڑکی تم نے خانہ نوابی میں اتنا جو بچے ہو بیٹھے ہو وہ کی بوآئی ہے۔ آج کی بات ایسی کہ وہ جو تمہاری چال کے عشق کی کئی تھی وہ آخر کم کی اب میں پھول کا حال کھلتی ہوں کہ خیرو بیری ستارے کے سوا کسی دوسری عورت کا منہ نہ دیکھنا ورنہ پچھتاؤ گے سزا پاؤ گے میں بظاہر تو بہت ہنسی تھی مگر درحقیقت تمہارا مطلب کی خواہش تھی۔ جب حال دل آگیا ہے عزیزہ کی وصیت پوری کروں گی وہ کی اپنے بچے کو پرورش جب تک تم میرے ہو کے رہو گے کوئی آنکھ نہ ہو گی وہ تمہاری قریب سے آمد اور الفت ہوا کہ دوسری کے پنجے میں پھنسے تو ہاتھ سر پر رکھ کے روؤ گے۔ یہ کہہ ملا نے بیا آنکھ میں کہا ہی مگر تا اس روز سے میاں عزیز کا معمول ہو گیا دن بھر گھر میں رہتے شب کو ملا کی خدمت کرتے وہ بھی ماں کی طرح شفقت سے پیش آتی آنچل کی آڑ میں رکھ جاتی۔ صبح شام یہی کام ہو گیا دن کی خبر نہ رات کی پروا۔ مدت تک یہی حال رہا میاں عزیز کھاپی کے موٹے تازے اور تیار ہو گئے۔ ایک مرتبہ شام کا وقت تھا نہائے دھوئے عطر سے ملا چار جام شراب کے چڑھا کے جو چلے تو نشے کی ترنگ میں راہ بھول گئے یہ تو انکی قدیمی عادت تھی یہی کوچہ کا نام کوچہ العجیب آج تک مشہور ہے گزر تھا وہ اول میں کوچہ کا عجیب کیا حسن کا ساتھ ایک تخت کا سر تھا اسکا قبیل نہ بہانہ کیا ایک زرد حلہ پہنا

فاس مزا کی شکایت سے لاجواب سرمہ نور بصر و زعفران و مرہم۔ سامان آرائش کے لئے کم قیمت عمدہ آفتاب بٹی باچ والی ٹکیاں

زنگار، جعدہ اور پاماد رنگ ہے۔ دیکھے بنانے اور فروخت کرنے والے حافظ سیٹھ محمد رفیع تاجر گرانڈ و سرکہ صحتیاباغ لکھنؤ ہیں۔

کی نانی جھنگ کی اس جگہ کی خالہ ... کی اور خالہ ... کی بہن ہاتھوں میں شمع لیے نکلی اور کاغذ سامنے بڑھا کر بولی۔ اے میاں تم کچھ پڑھنا بھی جانتے ہو؟ ... نے کاغذ ہاتھ میں لیا۔ لکھا تھا کہ سب خیریت ہے ... کو سلام ہو۔ یہ مضمون سن کر ... بہت خوش ہوئی اور دروازے کی طرف چلی۔ میاں ... نے ... جہاں ... کو ... ہو ... بیٹھی کر ... کو بڑھا ... کا ... ہوائی ... پیڑ ... کر جا ... ذری اندر ... کا تب کی بہن ... وہ ... بھائی کے فراق کا ... جب ... تمام ... کہنے پر یقین نہیں کرتی ... میں ... تیسلائی ہوں خط کا مضمون ... سناتی ہوں۔ میاں اپنی جوانی ... جس کے ایک مصیبت زدہ نے دل ... ثواب ہوگا۔ ... ایک ... میں ... دلی کا ... ہے۔ میاں عزیز ... پھاٹک کے پاس آ ... پھاٹک ایک ... کا بنا تھا۔ ... کے ذریعے سے ... کی ... ڈالا ... سے بڑھیا نے ... میاں عزیز ... کی طرف ... ابھی ... نکلے تھے کہ دروازہ بند ہوا ... کی صدا آئی۔ بڑھیا نے فارسی میں کہا ... میاں عزیز ... شاید اس نے کہا ہو ... بی بی کو کوئی ... بڑھیا کی آواز ... ایک ... صورت ... شک سے ... دوست ... ہوں ... جان ... لڑکی ... پڑھانے ... سنگ ... کی ... پھر ... دروازے کے ... سے ... کی ... بی بی ... یافت کیا کہ ... حضرت ... ہاتھ میں تھا ... دروازے کے ... میاں ... لیے ... کو کر ... قدم ... ملا۔

اب آؤ تو جاؤ کہاں پھر بڑھیا نے ... دکھا کے انھیں اندر ... باہر ... پھر ... سہ دری ... بیگم صاحب ... کی طرح ... پلنگ کے ... کے تالاب ... پر ... گئے ... ایک ... چوڑی ... آسمانی ... کنول ... ایک ... جہاں ... تک ... عشق اور ... کے عذاب ہو ... پھلواری ان ... بارہ دروں کے زور ... قربان ... سیلیاں ... لباس ... گالی ... آمد ... سخت ... میاں عزیز ... کی صنعت ... دیکھنے ایک ... سات ... کے ... خانم ... جیل گئی ... کشادہ ... میاں عزیز ... کے ... دست ... بیگم ... کی ... آؤ ... یادہ ... دو باتیں ... ایک ... شمع ... جا ... ہو ... مارکر ... نکاح ... خانم ... دولھا ... دور ... حرمت ... اب اس شادی کا حق ... ایک سال سے شادی تمھارے فراق میں ... اور ... مجھے ... کے مزے ... کی ہے

قسم عشق تو ہر گز نمی توانم دید
کر گرفتہ ... دیگرے ... دامن

میاں عزیز نے ... تو انکار کیا مگر جب ... کی داستان ... شادی ... عذاب سے ... بھی ... ہو ... کرتے ہیں ... کیا ... ایک ... آخر ... کے ... اب میں ... صاحب ... کے ... سے ... اور ... عزیز ... حال ... شادی کی ... میاں عزیز ... چودری ... کے ساتھ دیکھتے رہے۔ ... کے بعد ... کہا

کہ اب بھی ... کی ... جان ... ہے وہ ... دل ... جوانوں کی ... کے ... میں ... پڑی کا ... خوش ... ہے۔ میں خدا سے دعا مانگتی تھی کہ ایک ہی شب کے لیے تم ... حسرت نکالوں ... کہ ... کر ... کر ... کسی چیز کی نہیں ... دل کی طرح سے ... اور کھانے کے لیے ... موجود ہے ... اور ... در ... نے ... بڑھی ... سے ... بی بی ... کس بات کی ہے۔ ... آئی ... اور ... کو ساتھ ... پڑا ... تیار ... نے ... اقرار ... کہ ... دس ہزار ... میرے ... تنگ ... بخت کی ... کے ... نے ... اور ... میاں ... بی بی ہوں تم ... اب ... جام ... نے ... میاں عزیز نے ... کی ... پھاٹک میں ... بڑا تھا ... جا ... اب ... گئی ... کے ... میاں ... ایک ... دروازہ ... ضرورت کی چیزیں مہیا کرنے کے بعد پھر بند ... مکان ... سبزی ترکاری ... گوشت کے لیے جانور ... لونڈی غلام سب کام انجام دیتے ہیں۔ اب ... بیگم ... جو ... طلب ... جہاں ... میں ... کی ضرورت ... ہے۔ میاں عزیز سال بھر تک اس پنجرے میں بند رہے۔ اس مدت میں ایک ... نکالا جب دوسرا برس شروع ہوا تو پھاٹک کھلنے کی صدا ... آئی ... آزادی ... کے نکلنے کا قصہ کیا ... [illegible]



"خاص نمبروں کی ٹکڑی تسخیر طلب ہے۔ بڑی ہانڈی کھلی اور مٹھی بند"

غاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را ۔ اس ہانڈی سے محتاجوں کو دلواؤ خدارا

جو صاحب نیساری عطار یا عطر والوں کے ورثی صحیح ہے حافظ سیتا محمد رفیع صاحب یا باغ لکھنؤ کو دیکھیے ان کو ہماشہ عمدہ عطر معتبر روانہ ہوگا۔

پہلے قسم کھاؤ کہ ظالم ہوتے ہی واپس آؤ گا مگر کہاں [illegible]

[illegible]

باغ کا سامان [illegible]

[illegible]

ہم دونوں نہیں [illegible] سامان [illegible] کے بعد حضرت کو [illegible]

[illegible]

والسلام

[illegible]

ادیب الملک

المختصرات

[illegible]

[illegible] طلب

[illegible]

وفات کر دی پھر ... جنرل ... کا کس نے
کیا کر لیا؟
امیر المومنین حال ہی میں ہمارے ایک دوست حاجی خواجہ ... علی صاحب فرماتے ہیں ... مسلمانوں کو ایک ... نہیں ہیں اگر ہندو ... آمادہ ہیں ... اسطرح سے

اگر جنگ ہوئی تو ...

ہم بھی لڑنے پر آمادہ ہیں۔ ... ہم التماس کرتے ہیں کہ خدا آپ کو ... سب کچھ ... تو ... ۔ ... وہی ... سبیل ...... ہمارا ... ہی ہوگا۔

لاحول پڑھے خاں بہادران ہند۔ ہم گذشتہ ... عوام ... جیسے ... کے قائل تھے مگر ... ہو سکتے ہیں اور کلمات کے اثر سے بھوت پریت کی طرح انسان بھی بھاگ جاتے ہیں۔ چنانچہ بالکل تجربہ کیا گیا کہ جس جلسے میں خاں بہادر آنریری مجسٹریٹ۔ اور ... آئی ای وغیرہ جمع ہوں اور آپ کا دل چاہے کہ چند ... سب جلسے کے ... میں ... پیدا کرنے پائیں تو فوراً ... کیجیے ایک ... اور ایک ... کی طرح طہارت نجاست کی کوئی قید نہیں ... آزادی۔ آزادی آزادی ... کیجیے اور تالی ... ہو کر بھاگ جائینگے جیسے ... کے ... سے ... اور ... سے جادو کا اثر یا ... سے ... نظر ہے۔

دو ... بہت کم ... ہوتی ہیں۔ دیکھیے ہمارے دوست ... جنرل سکرٹری ... کانفرنس کی اہلیہ ... انتقال کر گئیں۔ صرف ایک ہی ... کی ... ہے ... امید ہے کہ ... صاحب اب اس ... مگر ... کی ... میں فرق ہے ... نہایت

غیر ... اخلاق ... ہیں۔ ... بہت ترش مزاج ... نہیں ہے ... چاہیے۔

افواہ گرم ہے کہ سید ... صاحب ... ہمدم کے ایڈیٹر ہمدم سے جدا ہونے والے ہیں۔ بغیر کسی ... کے ہمدم ... کوئی ... نہیں ... پس اگر یہ خبر صحیح ہے تو ... کا وجود ... نہیں ہے۔ سید صاحب نے ہمدم کی خدمت ... بہت ... اور ... نیک نامی کے ساتھ ... ہواؤں کے ... میں ... ہمدم کا ... میں ... کا ... قدیم ... کی ایک ... ہے ... تمام عمر حاصل کرتے ہیں ... کی ... سے ... نصاب کا یہ حال ہے کہ ایک ہی متن کی سیکڑوں ... بچپن سے ... پڑھتے رہتے ہیں لیکن جب زبان ... تو ... ہیں ... حال ہی میں مدرسۃ الواعظین لکھنؤ کا دستور العمل ہماری نگاہ سے گذرا۔ ... ہے کہ تمام قواعد ... کرنے ... ایک ... الکتاب ... ہیں۔ فرماتے ہیں:-

"ہر مدرس ... پرنسپل مدرسہ کے احکام کی پابندی لازم ہوگی"

یعنی خواہ وہ ... فرائض مدرسہ سے متعلق ہوں یا جناب پرنسپل کے ذاتی ... سے۔ ... اور جناب پرنسپل کو ضرورت ... اس کام کے لیے ... پرنسپل ... ہونا چاہیے۔ دوسری ... ملاحظہ ہو:

"اگر مدرسہ کو ... اوقات ... کسی کام کی ضرورت ... ہو جائے اور ... تو ... مدرس یا ملازم سے ... کیا جائیگا اسے پورا کرنا ضروری ہوگا"

... مدرس سے کہا جا سکتا ہے کہ کسی کام ... صرف ایک کام کی ضرورت ... مدرسہ کو ... اور ... کی خدمت ہے ... کہ ... ہے تو ... فرض ہوگا کہ ... اٹھائے ... اور ... کی

صفائی کرے ... ہے ... مولوی ... پھر ایک ... کی ... مظفر صاحب ... صبح سے ... کے ... تک مدرس ... مدرسے کی جان ... کرنے کا حق بھی رکھتے ہیں۔ ... کوئی ملازم ... مستقل ہو ... مثل حکومت کے ملازم کے ... مقام پر ... کر سکتا ہے ... گھنٹے مدرسے کے ... مسلمانوں ... جس ... بھی ... قواعد کے اعتبار ... فوقیت رکھتی ... ذکر نہیں۔

بعض ... اخبار ... مشہور ... بھی ... مسجد ... خلیفہ ... کئے ... ہی ... ریاست ... بعض اخباروں کا ... جذبات ... انگریزوں کا ... خبر بھی شائع کی ہے ... ہند ... پشاور کی ... ایک انگریز وزیر اعظم ... کرنے والی ہے ... خدا ... ہے۔ ... خلیفہ ... تعلق ہے ... کے ... اسکول ... ہم ... ذات کو ... حضرت خلیفہ کی ... اعتراف ... بھی ہے ... اپنے مطلب کا ... خود ... سے خارج ہو جاتا ہے ... خلیفہ ہے۔ یہ اعتراض ... کہ ... انگریزوں کی قسمت ... جب ... انہیں ہی کی ... جو انگریزوں کے ... ہے کہ حکومت ہند کے دل میں اس خلافت سے کوئی ... پیدا ہوگا ... مصطفیٰ کمال کا یہ ... بھی ... ہو جائیگا کہ ہندوستانی ... کے وقت ہم نے خلیفہ کی کیا مدد کی؟ ... دیکھیے خلافت کمیٹی بمبئی کا ... حیدرآباد میں اپنا مستقر قرار دیا ہے کیا ... کہ اس کمیٹی کی پرورش کرنی لازمی ہے جبکہ ... اعلیٰ ... استقبال ... نہایت ... ہے۔ ... حضرت کا نہیں ... ۔

خیر طبیہ علاج!! خیر طبیہ علاج!! خیر طبیہ علاج!!!

ضعیف دماغ کی مجربی دوا [illegible]

مدرکانسی کی اکسیر دوا [illegible]

سفید بال جڑسے کالا

[illegible]

کالا سے گورا [illegible]

خونی بواسیر [illegible]

بجلی کی گولی [illegible]

طاقت کی دوا [illegible]

پتہ ... ہال کمپنی ... دربھنگہ ۶۶

بچوں کو موٹا تازہ تندرست و طاقتور بنانے اور ان کی ہر ایک بیماری

[illegible]

بال جیون گھٹی رجسٹرڈ

[illegible]

سب جگہ بازاروں میں سوداگروں کے یہاں سے خریدو

[illegible]

چراغ صحت سالہ مفت لیجیے

[illegible]

صرف سولہ ایام کے اندر نتیجہ باہر پڑے گا

[illegible]

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

مجلات اودھ پنچ ۲۶-۱۹۲۶

[illegible]

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

[illegible]

بال سنہا [illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

بال بچہ آفس چاندنی چوک دہلی

[illegible]

[illegible] جزو لیست اودھ پنچ [illegible]
[illegible]
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ سچ دریا میں کوزہ بند کیا

ایک گراموفون کیطرح سروں کے محفوظ رکھنے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھلائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی سے

جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نکل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں نقشے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ شرکت سے ادا کرنے پر قادر ہوں تو دیکھ کر [illegible] ہر ایک گا کر برت سکتے ہیں [illegible] ایک ستار [illegible] یا ہارمونیم سے کام نکال سکتے ہیں [illegible] نہ ملے گا۔ فی الحقیقت مصنف نے [illegible] صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا [illegible] اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں [illegible] قیمت پانچ روپیہ۔

محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر — منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنے

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی کا

منظوم سفرنامہ عراق

[illegible]

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ